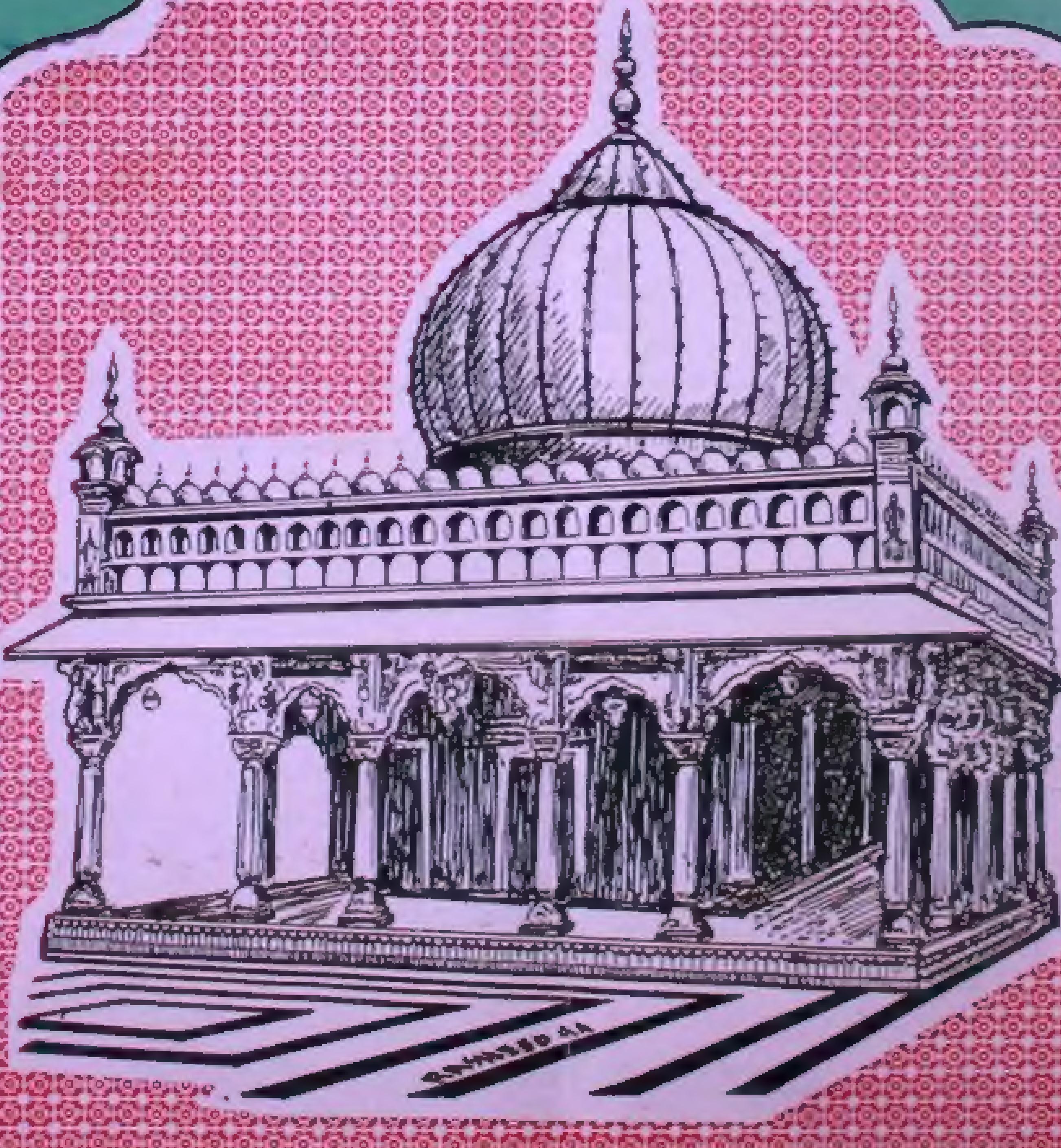
بارگاہِ سلطان المشائخ حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کا

ماہنامہ

منادی

نئی دہلی



مدیر
خواجہ حسن ثانی نظامی
معاونِ مدیر
خواجہ سید نوید پاشا نظامی
خواجہ سید محمد نظامی

منادیاً ینادی للایمان

بارگاہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہیؒ سے
ایمان اور امن کی ندا دینے والا
اور ان کے جانشین
امام المشائخ شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامیؒ کی یادگار

ماہنامہ منادی نئی دہلی

منادی ۱۹۲۶ء سے جاری ہے یہ چھہترویں جلد کا تیسرا شمارہ ہے

درگاہ شریف اور منادی کے بارے میں خط و کتابت کرنے اور قیمت جمع کرانے کا پتہ
خواجہ حسن ثانی نظامی
ڈاکخانہ حضرت نظام الدین اولیاء
نئی دہلی ۱۳-۱۱

سالانہ قیمت
ہندوستان میں
پچاس روپے
غیر ممالک سے
دس ڈالر
فی پرچہ
پانچ روپے

فہرست

اعلان بحکم پریس رجسٹرار حکومت ہند
فارم بی
رسالے کا نام : منادی ——— زبان : اردو
وقفۂ اشاعت : ماہنامہ
مقام اشاعت : درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء، نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳
پرنٹر، پبلشر، ایڈیٹر : خواجہ حسن ثانی نظامی
قومیت : ہندوستانی
پتہ : درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء، نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳
ملکیت : خواجہ اولاد کتاب گھر، درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء نئی دہلی ۱۳
میں خواجہ حسن ثانی نظامی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا معلومات میرے علم و یقین کے مطابق درست ہیں۔
دستخط : خواجہ حسن ثانی نظامی ۲۳ مارچ ۲۰۰۲ء

پرنٹر پبلشر خواجہ حسن ثانی نظامی نے خواجہ پریس جامع مسجد دہلی سے چھپوا کر درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳ سے شائع کیا۔

۷۸۶

سہرہ

غالب کی زمین میں

بتقریب شادی خانہ آبادی میاں سیّد محمد نظامی فرزند ارجمند حضرت سید مہدی نظامیؒ مرحوم

رُخ پہ سیّد کے لُٹاتا ہوا گوہر سہرا
ہوگیا بانو نظامی پہ نچھاور سہرا

باغِ ہستی میں بہار آئے گی اِن پھولوں سے
انشاء اللہ یہ ہوگا، ثمر آور سہرا

ہیں یہ تہذیب کے زیور سے مزیّن دونوں
ہے یہ تعلیم کی خوشبو سے معطّر سہرا

منحصر لالہ و گُل پر ہی نہیں اہلِ چمن
حُسنِ کردار سے ہوتا ہے حسیں تر سہرا

آج نوشہ کو جب "بابا" کا خیال آیا ہے
جوششِ شفقت سے بھرائی نے کیا سر سہرا

دیکھیے حضرت ثانی کی دعاؤں کا اثر
آپ کی شانِ بزرگی کا ہے مظہر سہرا

کِھل گئیں اور بھی سہرے کی خوشی سے کلیاں
باندھا بُوآ نے جو سیّد کے یہ سر پر سہرا

فخر کرتے ہیں اِسی بات پہ محفل میں نوید
ہوگیا بھائی کو، بھائی کا جو ازبر سہرا

سازیہ اور حُمیرہ نے پرُودئے موتی
دیکھا آنکھوں سے غزالہ نے لگاکر سہرا

ایسے لگتے ہیں یہ آغوش میں ناموں کی علی
جیسے ہو نون کے نقطے کی جگہ پر سہرا

چُوما سہرے نے بھی چوکھٹ کو عقیدت سے یہاں
آیا محبوبِ الٰہیؒ کے جو در پر سہرا

تم بھی کہدو یہ متینؔ آج بقولِ غالبؔ
سہرا وہ ہے جسے کہتے ہیں سخنور سہرا

(نتیجۂ فکر متین امروہوی)

مورخہ ۶، مارچ ۲۰۰۲

آج سے چھیاسٹھ برس پہلے مسلمان اس طرح بھی شادیاں کیا کرتے تھے

شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامیؒ جانشین حضرت محبوب الٰہیؒ
کے بڑے صاحبزادے کی شادی کا یادگار دعوت نامہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

حسین بن حسن نظامی کا عقد مسنون

میرے بزرگوں اور قرابت داروں اور دوستوں اور مریدوں کو اس خوشخبری سے مسرت ہوگی کہ میرے بڑے لڑکے حسین نظامی عمر بیس سال کا عقد سیدانی خدیجہ بانو عمر سولہ سال سے قرار پایا ہے۔ سیدانی ممدوح کے والد سید اسمٰعیل صاحب زندہ نہیں ہیں۔ ان کی والدہ حضرت خواجہ میر درد دہلویؒ کی اولاد ہیں۔ اور جناب حکیم مومن صاحب کی پوتی ہیں۔ لڑکی کے چچا مولوی سید محمد ابراہیم صاحب علالت کے سبب لکھنؤ سے نہ آسکے۔ مجھے اجازت نامہ بھیجدیا۔ مہر پانچ ہزار روپیہ قرار پایا ہے۔ جس کی ادائیگی میں نے حسین کے اس حصہ میں نامزد کردی ہے۔ جو اس کو میرے ورثہ سے ملے گا۔

میں شکر گزار ہوں اپنی بیوی محترمہ خواجہ بانو صاحبہ اور اپنی بڑی لڑکی حور بانو اور خواجہ بانو کی بہن امت المتین اور خدیجہ بانو کی والدہ صاحبہ کا کہ ان سب نے میری اس درخواست کو بخوشی قبول کرلیا کہ اس نکاح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں **کوئی رواجی رسم نہ ہو۔** کیونکہ میری غریب قوم شادی غمی کی فضول خرچیوں کے رواج سے تباہ و برباد ہو رہی ہے۔ اس لئے میری تمنا تھی کہ میں اپنے بچوں کی شادیاں اس طرح کروں کہ کوئی رواجی رسم نہ ہو۔ اور میں اس ارادہ میں کبھی کامیاب نہ ہوتا اگر گھر کی عورتیں راضی نہ ہوتیں۔ اس لئے میرا رُواں رُواں ان عورتوں کی بہادری کا شکر گزار ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ جس طرح میں نے اپنے گھر میں فضول رسمیں بند کی ہیں اور لین دین وغیرہ کے رواج کو بھی ترک کیا ہے۔ اسی طرح میرے سب احباب اور مرید بھی جرأت سے کام لیں گے۔

اگر آپ کو فرصت ہو اور کسی دوسری جگہ جانے کا وعدہ نہ کرلیا ہو تو مجھ پر مہربانی کیجئے۔

اور ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ جمعرات کے دن صبح ساڑھے نو بجے
ملکوت منزل واقع درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ میں تشریف لائیے۔ نکاح ٹھیک دس بجے ہوجائے گا۔ اور ساڑھے دس بجے آپ واپس جاسکیں گے۔

انگریزی تاریخ ۱۹، مارچ ۱۹۳۶ء ہوگی۔

دلی سے باہر والوں کو یہ رقعہ محض اطلاع کے لئے بھیجا جاتا ہے ان کو بلانے کی تکلیف دینی مقصود نہیں ہے کیونکہ میں شادیوں کی مہمان داریوں کو بھی بند کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ کا مخلص۔ **حسن نظامی**

ڈیڑھ سال بعد دوسری دو شادیاں

علیؔ اور روحہؔ کی شادیوں کا رقعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

بخدمت جناب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَالَ خَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا وَّبَثَّ مِنْکُمْ رِجَالًا کَثِیْرًا۔ اس خدا کی تعریف کے بعد جس نے فرمایا کہ ہم نے تم کو جوڑہ جوڑہ پیدا کیا اور جوڑہ سے بہت سی اولاد پیدا کی۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نُوْرِہٖ وَظُهُوْرِہٖ وَصُوْرَتِہٖ وَاَسْرَارِہٖ مُحَمَّدٍ عَبْدِہٖ وَرَسُوْلِہٖ اِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اِبْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِبْنِ هَاشِمٍ اَلَّذِیْ قَالَ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ درود و سلام اللہ کے نور اور ظہور اور اسرار محمدؐ پر جو اللہ کے بندے تھے اور رسولؐ تھے اور جو عبداللہ کے فرزند تھے اور عبداللہ عبدالمطلب کے فرزند تھے اور عبدالمطلب ہاشم کے فرزند تھے۔ جنھوں نے فرمایا تھا کہ نکاح میری سنت ہے۔ وَبَعْدَہٗ یَقُوْلُ عَبْدُہٗ اور حمد و صلوٰۃ کے بعد کہتا ہے اللہ کا بندہ حسن نظامی ابن عاشق علی بن حسین علی بن ہدایت علی بن فضل علی بن عبدالقادر بن عبداللہ بن ابو محمد بن ایوب بن جلال الدین بن سید خواجہ بن محمد بن مبارک بن حسین بن علیم الدین بن داؤد بن مولانا سید محمد عرف محمد امام بن مولانا سید بدرالدین اسحٰق دہلوی بن علی غزنوی بن اسحٰق بن معین الدین عرف منہاج الدین بن احمد بن محمود بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد عرف فتح اللہ بن حسن عرف جلال الدین بن علی عرف صدرالدین بن ابوعبداللہ محمد بن قطب الدین عرف عمر شجری بن زکریا عرف اصغر محدث بن عمر اشرف بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ۔

کہ میرے منجھلے لڑکے علی عمر ۱۸ سال اور میری منجھلی لڑکی روح بانو عرف روحہ عمر ۱۶ سال کا نکاح ۱۷ رجب اور ۲۰ رجب کو قرار پایا ہے۔ جن کا نسب فاطمی ہے اور جن کی جسمانی صحت درست ہے۔ اور جن کی دینی اور دنیاوی تعلیم دار جن کی ضروریات کے موافق ہے۔ اور جو زندگی کے فرائض کو جانتے ہیں۔ اور جو اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق اور میاں بیوی کے حقوق کو بھی جانتے ہیں۔ اور ان دونوں کو علم ہے کہ جن کے ساتھ ان دونوں کا عقد ہو رہا ہے ان کا نسب اور صحت اور علمیت ان دونوں کے نسب اور صحت اور علمیت کے موافق اور مطابق ہے اور دونوں اس رشتۂ عقد کے لیے بغیر کسی رواجی ترغیب کے رضامند ہیں۔ اور دونوں عاقل اور بالغ ہیں۔ شرعاً بھی اور قانوناً بھی۔ اور دونوں ان مراسم کے خلاف ہیں جو شریعت اسلام کے خلاف مسلمانوں میں رائج ہیں۔ یا جو اسراف اور فضول خرچی کی رسمیں ہیں۔ جن کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ممانعت فرمائی ہے اور جن کو معلوم ہے کہ ان کی بڑی بہن حور بانو کی شادی بھی ترک مراسم غیر شرعیہ و مسرفانہ کے ساتھ ہوئی تھی اور جن کو یہ بھی معلوم ہے کہ ان کے بڑے بھائی حسین کی شادی بھی پابندی شریعت اور ترک مراسم کے ساتھ ہوئی تھی اور جو یہ بھی جانتے ہیں کہ شادیوں کی بعض رسمیں ایسی بھی ہیں جو مسرفانہ نہیں ہیں اور شریعت کے خلاف بھی نہیں ہیں اور جن کا کرنا شادی کی خوشی ظاہر کرنے اور اعلان نکاح کی غرض سے ہے پس بندہ علاوہ حسن نظامی اور اس کی شریک زندگی سیدہ محمودہ خواجہ بانو اپنے سب بزرگوں اور قرابتداروں اور چھوٹوں بڑوں عورتوں اور مردوں

اور مریدوں کو دعوت دیتے ہیں کہ جو لوگ دلی میں موجود ہوں اور ان کو دہلی کی مقررہ تاریخوں میں اتنی فرصت بھی ہو اور کسی تکلیف یا حرج کا اندیشہ بھی نہ ہو تو وہ ۱۷ رجب ۱۳۵۶ھ یوم پنجشنبہ مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۳۷ء جمعرات کی صبح کو ٹھیک ساڑھے نو بجے بمقام دہلی محلہ فراشخانہ گلی نیاریان مکان بیت السعادت مولوی سید عزیز الدین صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر تشریف لائیں اور محفل عقد میں شریک ہوں۔ نکاح ٹھیک ۱۰ بجے ہو جائے گا۔ ایک منٹ کی دیر بھی دس کے بعد نہیں ہوگی۔ اور کسی شخص کا انتظار بھی نہیں کیا جائے گا۔ اور دس کے بعد سب اصحاب کو واپس جانے کی فرصت مل جائے گی۔

ضروری اطلاع } جو اصحاب میری بستی میں رہتے ہیں بس وہی دولہا کی برات کے ساتھ جائیں گے۔ دہلی کے اصحاب اتنی دور آنے کی تکلیف نہ اٹھائیں۔ دہلی ہی میں تشریف لا کر شریک ہو جائیں۔

پھر ۲۰ رجب ۱۳۵۶ھ یوم یکشنبہ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۳۷ء اتوار کی صبح کو ۸ بجے مولوی سید عزیز الدین صاحب کے صاحبزادہ سید عبدالسلام کی برات دہلی سے بستی درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ میں آئے گی اور نکاح روحہ کے ساتھ ٹھیک ۱۰ بجے ہو جائے گا اور یہاں بھی وقت کی پوری پابندی کی جائے گی اور روحہ کے نکاح کے بعد علی کی شادی کا ولیمہ پیش کیا جائے گا جس کے بعد سب کو واپس جانے کی فرصت مل جائے گی —— یہ رقعہ دلی سے باہر جن بزرگوں اور دوستوں اور مریدوں کو بھیجا جا رہا ہے ان کو یہاں آنے کی تکلیف نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ دور دراز سے شادیوں میں جانا دونوں فریق کی جسمانی اور مالی تکلیف کا موجب ہوتا ہے اور میں اس رسم کو بھی بند کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ البتہ میں اور خواجہ بانو اپنے سب بزرگوں اور مخلصین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سب ۱۷ رجب کی صبح ۱۰ بجے اور ۲۰ رجب کی صبح ۱۰ بجے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہم دونوں کے بچے جس نئی زندگی میں شریک ہو رہے ہیں وہ ان دونوں کی راحت اور آسائش اور شادمانی کا موجب ہو اور وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے حقوق کو پہچانیں اور ایک دوسرے پر بھروسہ کریں اور ہر ایک اپنی خوشی کو اور اپنے آرام کو اور اپنی عزت کو اپنے شریک زندگی کی خوشی اور آرام اور عزت کا ساتھی سمجھے اور دونوں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرتے رہیں۔ اور دونوں ہر قسم کے اسراف سے بچیں اور دونوں اپنے خرچ کو آمدنی سے کم رکھنے کی کوشش کریں۔ اور دونوں اپنی اپنی زندگی کا فرض خود ادا کریں دوسرے پر اپنی زندگی کا بوجھ نہ ڈالیں —— بس یہی دعا میرے لیے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہے۔ نہ میں رسمی لین دین چاہتا ہوں نہ رسمی مبارکبادیں چاہتا ہوں۔ نہ دوا جی دھوم دھام چاہتا ہوں اور نہ لوگوں کو شادیوں میں بلا کر ان کی آسائش میں مخل ہونا چاہتا ہوں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب مسلمانوں کو اپنی اولاد کی شادیوں میں ایسی ہی سادگی اور کفایت شعاری کی توفیق عطا فرمائے۔ جیسی کہ میں نے اپنے بڑے بچوں کی شادیوں میں کی تھی اور اب ان درمیانی بچوں کی شادیوں میں کرنی چاہتا ہوں اور ہر قسم کی نمائش سے بچنے کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ یہاں تک کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ روحہ کا جہیز کسی کو نہ دکھایا جائے اور شادی سے پہلے اس کے ہونے والے گھر میں بھیج دیا جائے۔ اور جہیز میں کوئی غیر ضروری چیز محض نام نمود کے لئے نہ دی جائے۔ بلکہ وہ چیزیں دی جائیں جو ایک درمیانی درجہ کے مسلمان گھر کی راحت اور آسائش کے لیے ضروری ہوں اور میں اور میری بیوی دونوں اور میری بڑی لڑکی حور بانو اور ان کے شوہر سید نثار علی اور خواجہ بانو کے بھائی سید ابن عربی اور ان کی بیوی شاہ بانو اور میرے لڑکے حسین اور ان کی بیوی دل آرا بانو اور خواجہ بانو کی بہن سیدہ امت المتین ممنون ہیں مولوی سید عزیز الدین صاحب اور مولوی سید بشیر الدین صاحب اور ان کے اہل و عیال کے جنھوں نے مراسم غیر شرعی کو ترک کرنے میں ہم سب کا ساتھ دیا اور دنیا کے فضول رسم و رواج کو چھوڑ دیا اور نا سمجھ لوگوں کے طعن و تشنیع کی پروا نہ کی اور جو کچھ ہوا اور ہوگا سب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی عطا کردہ نعمت ہے اور اسی واسطے اس کو شایع کیا جاتا ہے تاکہ پروردگار عالم کے حکم کی تعمیل ہو جیسا کہ اس نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۔ اپنے پروردگار کی نعمت کو لوگوں سے بیان کرو۔

اَلدَّاعِی اِلَی الْعَقْدِ الْمَسْنُوْنِ :

حسن نظامی دہلوی

حلقۂ نظامیہ ــــــ نظامی پیر بھائیوں کا خبر نامہ

شادی خانہ آبادی } نظامی پیر بھائیوں کو اس خبر سے یقیناً خوشی ہوگی کہ شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامیؒ کے سب سے چھوٹے اور چہیتے صاحبزادے خواجہ سید مہدی نظامی مرحوم کے اکلوتے فرزند عزیزم سید محمد نظامی سلمہٗ کی شادی خانہ آبادی اللہ کے فضل و کرم سے ۶۔۷، مارچ ۲۰۰۲ء کو بخیر و خوبی ہوگئی۔ میں شکر گزار ہوں ان بیرونی احباب اور پیر بھائیوں کا جنھوں نے گجرات کے بھیانک فرقہ وارانہ فسادات اور راستوں کے غیر محفوظ ہونے کے باوجود دہلی تک زحمت فرمائی اور دہلی کے مقامی احباب اور پیر بھائیوں کا بھی جو شادی کے کاموں میں میرے مددگار رہے۔ امید ہے سب نظامی بھائی اور احباب دعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالے دولھا دلہن کو شاد آباد رکھے۔

حضرت خواجہ حسن نظامیؒ نے اپنے گھر کی پہلی شادی اپنے انتظام میں اپنی بڑی صاحبزادی سیدہ حور بانو نظامی مرحومہ کی فرمائی تھی۔ اس وقت حضرت خواجہ صاحب کی پہلی اہلیہ اور دلہن سیدہ حور بانو کی والدہ سیدہ حبیب بانو انتقال فرما چکی تھیں۔ اس لئے خواجہ صاحب نے شرعی پابندیوں اور اصلاحی جذبے کے ساتھ تھوڑا سا خیال اس بات کا بھی رکھا تھا کہ بیٹی کو ذرا سا احساس بھی اس بات کا نہیں ہونا چاہیے کہ ان کی سگی ماں موجود نہیں ہیں۔ دوسری طرف حضرت خواجہ بانو نے بھی جو سیدہ حور بانو کی سگی خالہ زاد بہن بھی ہوتی تھیں پوری کوشش اس بات کی فرمائی تھی کہ بہن اور بیٹی کو ماں کے نہ ہونے کا خیال نہ ستائے۔

لیکن حضرت خواجہ بانو کے اپنے سگے بیٹے بیٹیوں کی شادی کا وقت آیا تو انھوں نے تمام غیر ضروری رسومات کو خیرباد کہہ کر اتنی سادگی کے ساتھ ہر شادی کا اہتمام کیا کہ یہ چیز اپنی جگہ خود ایک تاریخی یادگار بن گئی۔ ابتداء میں ہونے والی تین شادیوں کے دعوت نامے بطور ہدایت اور رہنمائی منادی کے زیر نظر شمارے میں درج کئے جا رہے ہیں۔ ان کی نقلیں حاصل کرنے میں اس حقیقت کے باوجود کوئی زحمت نہیں ہوئی کہ ہمارے اپنے گھر میں دعوت ناموں کی کوئی کاپی موجود نہیں تھی۔ لیکن حضرت خواجہ صاحب کے بڑے بڑے مخالفوں کے گھروں کے ساتھ بے شمار پیر بھائیوں کے ہاں بھی ان کو ایسے اہتمام سے محفوظ رکھا گیا تھا کہ نہایت کمزور اور کم قیمت کاغذ پر چھاپے جانے کے باوجود ان دعوت ناموں نے اپنی عمر کی چھیاسٹھ سالانہ منزلیں بخیر و عافیت طے کرلیں۔

ان دعوت ناموں کے مضمون خود اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ شادیاں کتنے کم خرچ اور کتنی سادگی سے ہوئی ہوں گی۔

مذکورہ بالا شادیوں کے وقت راقم الحروف بہت کم عمر تھا۔ اس لئے اپنی ذاتی گواہی تفصیلات کے بارے میں پیش کرنے سے قاصر ہے۔ البتہ ایک بڑی بہن سیدہ کوثر بانو اور ایک بڑے بھائی خواجہ سید زید پاشا نظامی اور ایک چھوٹے بھائی خواجہ سید مہدی نظامی

کی شادیوں کا میں چشم دید گواہ ہوں۔

بہن کی برات کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز آئی تھی۔ اس لئے براتیوں کی تعداد مختصر ہی تھی۔ اس برات کی مہمان داری ظاہر ہے کئی روز رہی۔ لیکن نکاح میں شرکت کے لئے دلہن کی طرف سے آنے والے مہمانوں کی خدمت میں صرف شربت کا ایک ایک گلاس پیش کیا گیا تھا۔ صبح کا وقت تھا۔ لنچ کے وقت سے بہت پہلے ہی مہمان رخصت ہو چکے تھے۔ ان کے لئے کھانے کا کوئی اہتمام کیا بھی نہیں گیا تھا کیونکہ حضرت خواجہ صاحب کی یہ روایت بھی سب کے علم میں تھی کہ اپنے وقت کے ایک ایک لمحے کو کارآمد بنایا جائے۔

بڑے بھائی خواجہ زید پاشا کے مقامی ولیمے کی حیثیت سے نکاح کے دوسرے دن صرف چائے اور ساتھ کے لئے کچھ نمکین اور میٹھی چیزیں تھیں۔ مدعو صرف برادری اور سمدھیانے کے لوگ تھے۔ پاکستان میں بسے ہوئے رشتے داروں میں سے بہت قریبی لوگ بھی نہیں آسکے تھے۔ ان میں چند حضرات بعد میں آئے تو برادری کے مقامی اراکین اور پاکستانی مہمانوں کے لئے ماحضر یعنی جو کچھ حاضر ہو سکتا تھا۔ حاضر کیا گیا۔ اور وہ گوشت کے ایک سالن اور روٹی پر مشتمل تھا۔

خواجہ مہدی نظامی کی شادی کے وقت تک حضرت خواجہ بانو صاحبہ حیات تھیں۔ شادی سے پہلے انھوں نے ہم دونوں بھائیوں کو بلا کر سامنے بٹھایا اور پھر اپنے کاغذات کی صندوقچی کھول کر ایک فہرست نکالی۔ جس میں انھوں نے تاریخی کتابوں اور احادیث سے بڑی محنت کے ساتھ تفصیلات جمع کی تھیں کہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی براہ راست سرپرستی میں جو نکاح ہوئے جن میں بیٹیوں کے نکاح بھی تھے اور خود بنفس نفیس سرکار دو عالمؐ کے نکاح بھی تھے۔ ان میں کیا کیا خرچ ہوا۔ بڑے سے بڑے ولیمے کی اطلاع ایک بکری کے ذبح ہونے تک تھی۔ ورنہ زیادہ ذکر جو کے تھوڑے تھوڑے آٹے ہی کا تھا۔

یہ فہرست دکھا کر انھوں نے فرمایا۔ یہ ہمارے اور تمہارے آقاؐ کی سنت ہے۔ ولیمے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ آدھے نہیں تو چوتھائی گاؤں والوں کو مدعو کیا جائے اور جو لوگ مالدار ہیں وہ تو خوب جی کے ارمان نکال لیں اور جو غریب رشتے دار ہیں۔ وہ برابری کے شوق میں اپنا باپ دادا کا دیا ہوا مکان بنیے کے پاس گروی رکھ کر شادی رچائیں اور زندگی بھر سود در سود کے چکر میں پھنسے رہیں۔

اس کے بعد مہدی میاں سے مخاطب ہو کر والدہ نے کہا عرس میں جانے والے دعوت ناموں کا رجسٹر نہ نکالنا کاغذ قلم لے کر اپنے قریبی دوستوں کی فہرست بناؤ۔ ان کو نکاح کے دوسرے دن ولیمے کی زبانی دعوت دو اور ان کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کھانا کھاؤ۔

مہدی میاں فہرست بنانے بیٹھے تو وہ پندرہ آدمیوں سے آگے نہیں بڑھی۔ بس انھیں کے ساتھ مرحوم نے نکاح کے دوسرے دن کھانا کھایا۔ صرف گوشت چاول پکے ہوئے تھے جن کو ہمارے ہاں دصوبیہ پلاؤ کہتے ہیں۔ اس پر بریانی سے کم لاگت آتی ہے۔

والدہ بہت خوش ہوئیں۔ ارشاد ہوا۔ اللہ تمہیں بہت دے رات دن لنگر کرو۔ مجھے ذرا شکایت نہیں ہوگی۔ لیکن شادی کے نام پر کوئی بڑی دعوت ہوتی تو مجھے تکلیف پہنچتی۔

اصل بات یہ تھی کہ ۱۸۵۷ء کی تباہی اور بربادی اور غیر ملکیوں کی غلامی سے جو تکلیفیں اور نقصانات پہنچے اس کے ساتھ ہر ہندوستانی میں چاہے وہ کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ اصلاح اور دوبارہ اپنی عظمت رفتہ کو حاصل کرنے کا خیال بھی پیدا ہوا۔ لیکن آزادی ملتے ہی ہم نے سب کچھ بھلا دیا۔ غلط فہمی سے یہ سوچنے شروع کر دیا کہ ہمیں سب کچھ مل گیا ہے۔ اب کسی احتیاط

اور اصلاح کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ خرچ حد سے زیادہ بڑھالئے اور ان کو پورا کرنے کے لئے واقعی ناجائز کمائی کے لئے مجبور ہوگئے۔ قناعت ہوتی تو خرچ نہ بڑھتا اور خرچ نہ بڑھتا تو جائز کمائی میں گزر بسر ہو جاتی۔

اصلاح کے معاملے میں حضرت خواجہ بانو صاحبہؒ اپنے شوہر سے جو ان کے پیر بھی تھے اتنی زیادہ متاثر تھیں کہ غیر ضروری رسم و رواج اور فضول خرچوں کو کم کرنے میں حضرت خواجہ صاحب سے بھی آگے رہنا چاہتی تھیں اور حضرت خواجہ صاحبؒ نے شادی کے پہلے رقعے میں گھر کی خواتین کی جس بہادری کا ذکر کیا ہے وہ صرف قصیدہ سنے جانے کے شوق کی بہادری نہیں تھی سچ مچ کی بہادری تھی جو آخر دم تک ان خواتین میں رہی تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ اپنا دور اپنے ساتھ ہی لے گئیں اور اب جو دور ہے وہ آزادی کے بعد خوش قسمت ہندوستانیوں ہی کا دور ہے۔ جو خوش قسمت نہ ہو کر بھی اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھے چلے جاتے ہیں۔ اور بربادی اور بدانجامی کو دعوت دے رہے ہیں۔ ملک و قوم کا جو حال ہے۔ وہ سب کے سامنے ہے۔ گواہ شاہد ثبوت لانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

دلہن } عزیزم سید میاں سلمہ کی دلہن خاندان ہی کی ہیں۔ مہدی میاں مرحوم کے چار بچے ہیں۔ تین لڑکیاں اور ایک فرزند۔ بڑی لڑکی سیدہ غزالہ بانو سلمہا کی شادی کے لئے مہدی میاں کی بیوی عزیزہ سیدہ گل رعنا نظامی نے اپنے خالہ زاد بھائی سید راشد علی نظامی کے بڑے فرزند سید عبدالرب نظامی سلمہ کو چنا تھا اور اب سید محمد میاں کی شادی کے لئے دوسرے خالہ زاد بھائی سید فرحت علی نظامی مرحوم کی صاحبزادی سیدہ ارجمند بانو کا انتخاب کیا ہے۔ ان دونوں خاندانوں کا تعلق بھی نبیرگان گنج شکرؒ یعنی ہماری طرح ہی حضرت بدرالدین اسحٰقؒ اور حضرت بابا صاحبؒ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت بی بی فاطمہؒ سے ہے۔ حضرت بدر اسحٰق اور حضرت فاطمہؒ کے صاحبزادے حضرت سید محمد امامؒ تھے اور ان کی اولاد نبیرگان گنج شکرؒ کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔ دلہن ماشاءاللہ ابھی زیر تعلیم ہی ہیں۔ اور پڑھنے کا شوق ہے۔

اس شادی کے لئے شروع میں پروگرام تو یہ بنا تھا کہ حضرت خواجہ صاحبؒ کے عرس کے ساتھ ہی نکاح بھی ہو جائے گا جو ۳ - ۴ ، مارچ کو تھا۔ مگر ان تاریخوں میں سمدھیانے والوں کو کچھ دشواری تھی۔ اس لئے ۶ ، مارچ کی تاریخ نکاح کے لئے طے پائی اور ۷ ، مارچ کو ولیمہ ہوا۔

ایک بڑا اچھا قدم درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ سے متعلق خاندانوں نے یہ اٹھایا ہے کہ اب ہر نکاح درگاہ شریف میں حضرت محبوب الٰہیؒ کے مزار مبارک کے سامنے ہونے لگا ہے اس جگہ کی سی برکتیں بھلا کہیں اور ہم نظامیوں کو کس طرح مل سکتی ہیں۔ کاش کہ یہ قدم بہت پہلے اٹھا لیا جاتا۔ مگر قدیم زمانے میں اور خوبیاں چاہے جتنی بھی ہوں یہ خرابی یقیناً موجود تھی کہ نکاح مسجد یا درگاہ میں کرنا کسی قدر اپنی شان کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب مغرب یعنی یوروپ و امریکہ کے راستے کھلے اور کثیر تعداد میں برصغیر کے لوگوں نے وہاں آنا جانا شروع کیا اور عیسائی اور یہودی بھائیوں کی شادیاں چرچ اور سناگاگ میں ہوتی دیکھیں تو اپنے ہاں بھی شادی کا عبادت گاہ میں ہونا معیوب نہیں رہا۔ رہتا بھی کیسے ؟ یوروپ و امریکہ سے جو آیا تھا !

درگاہ شریف میں نکاح کے بعد دلہن والوں کی طرف سے شاندار ڈنر ہوا۔ اور ۷ ، مارچ کو خواجہ ہال میں ولیمے کا طعام ماحضر پیش کیا گیا۔

76 Issue - 3
ne: 4359807
MARCH - 2002
Regd. No. DL-30001/2001
Registered With the Registrar of Newspapers of India at RN : 793/57

THE MUNADI DELHI